الحکم الرفاعیہ

مصنفہ

عارفِ کامل و ولی بے مماثل حضرت سید شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ

جسے

مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر مؤلف تاریخ سندھ و تاریخ
ارض مقدس و مصنف ناولہاے مشہور و مقبول ملک العزیز ورجنا
ایام عرب فتح اندلس و فردوس برین وغیرہ وغیرہ نے
مرحوم رسالہ العرفان کے لیے
قسطنطنیہ کے چھپے ہوے فارسی ترجمہ سے پاکیزہ اور فصیح اردو
مین ترجمہ کیا اور العرفان کے مختلف نمبرون مین شائع ہونے
کے بعد یکجا اور مرتب کیا گیا ہے

سنہ ۱۹۰۷ء مین
دلگداز پریس لکھنؤ مین چھپکے شائع ہوا

سلسلۂ مشاہیر اسلام

ہر زبان کی لٹریچر مین جن ناموروں اور بزرگون کے نام آیا کرتے ہین اُن کے حالات تھوڑے بہت اُس مین ضرور موجود ہوتے ہین — مگر اُردو زبان اس دولت کے لحاظ سے نہایت ہی مفلس ہے — اِسی خیال سے ارادہ کیا گیا ہے کہ جن مشاہیر کے نام ہمارے بچّون تک کو یاد ہوا کرتے ہین اُن کے سوانح عمری مرتب کرنے کا ایک ایسا سلسلہ شروع کر دیا جائے کہ ہر ایک کے حالات مین ایک مستقل رسالہ تحقیق و تنقید کے ساتھ مدوّن ہو جائے — اگر احباب و قدردانون کی حوصلہ افزائی سے یہ سلسلہ شروع کر دیا گیا — تیمناً و تبرکاً پہلے مشائخ صوفیہ کی طرف توجہ کی گئی چنانچہ اِس سلسلہ کا پہلا نمبر جنید بغدادی پبلک کے ہاتھ مین ہے — اور اُس کی قیمت عہ ہے — جن صاحبون کو ضرورت ہو فوراً طلب فرمائین — دوسرا نمبر "ابوبکر شبلی" جس مین حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مرتب کیے گئے ہین زیر طبع ہے —

قدردانون سے اُمید ہے کہ اس سلسلہ کی قدر افزائی فرمائین گے — اور عام اجازت دین گے کہ اِس کا ہر نمبر شایع ہوتے ہی مزید اطمینان کے لیے ایک ہفتہ پیشتر اطلاعی کارڈ بھیج کے اُن کی خدمت مین ویلیو پے ایبل بھیجدیا جایا کرے — قیمت کسی نمبر کی ایک روپیہ سے زیادہ نہ رکھی جائیگی یہ سلسلہ تو برابر جاری رہے گا — لیکن اگر قدردانون کی تعداد زیادہ ہوئی تو اِس سلسلہ کے نمبر جلد جلد شایع ہون گے — اور زیادہ سستے کر دیے جائین گے — ہمین اپنے احباب سے خاصۃً اور قدردانان مُلک سے عموماً اُمید ہے کہ خود بھی اِس سلسلہ کی سرپرستی فرمائین گے اور اپنے احباب کو بھی اُنکی ایک ایک جلد کی خریداری پر مجبور کرین گے — ہم محنت کرنے کو تیار ہین — لیکن اِس کو تقویت دے کے جاری رکھنا اور عام پبلک کو اِس کی طرف متوجہ کرنا اہل مُلک اور خصوصاً مسلمانون کا کام ہے —

الملتمس
منیجر دلگداز
لکھنؤ — کٹرہ بزن بیگ خان —

حکم رفاعیہ

اب کی مرتبہ ہم مستغرق بحار معارف - مالک گنجینۂ عوارف - ولی کامل - و عارف و اصل سید
شیخ احمد رفاعی الحسینی قدس سرہ العزیز کے ایک چھوٹے رسالے کا ترجمہ شروع کرتے ہین جس کا
نام حکم رفاعیہ ہے - ہندوستان مین خاندان رفاعیہ کے مشائخ بہت کم ہین - اِس لیے کہ اِس
سرزمین کو زیادہ تر فیض بزرگان خانوادہ ہاے متبرکہ چشتیہ - قادریہ - سہروردیہ - اور نقشبندیہ
سے پہونچا - اور آج تک پہونچ رہا ہے - مگر ممالک مصر و شام و عرب اور قسطنطنیہ وغیرہ کے
عام مشائخ مقدس خاندان رفاعیہ ہی سے بیعت رکھتے ہین - حتے کہ حاجی حرمین شریفین
حضرت سلطان المعظم ظل اللہ علے ارضہ و حجتہ علے خلیقتہ بھی اِسی خاندان مین مُرید ہین -
شیخ سید احمد رفاعی قدس اللہ اسرارہ جو اِس خاندان کے بانی و مرکز ہین ۵۲۲ھ
مین شہر واسط مین پیدا ہوئے تھے - اور ۶۶ برس کی عمر پا کے ۵۷۰ھ مین واصل بحق ہوئے - مزار
شریف واسط کے قریب "اُم عبیدہ" نام ایک قصبے مین ہے - یون تو آپ کی صدہا کرامتین
مشہور ہین - مگر سب سے بڑا واقعہ جسے بڑے بڑے مورخین نے بھی نقل فرمایا ہے یہ ہے
کہ جب آپ مدینۂ طیبہ مین تربت رسالت پر پہونچے تو فرمایا "السلام علیک یا جدی"
فوراً قبر شریف سے جواب آیا "وعلیک السلام یا ولدی" یہ سُنتے ہی آپ پر ایک
محویت طاری ہوئی - اور زبان سے دو شعر نکلے جن کا مطلب یہ تھا "یون تو مین اپنی
طرف سے اپنی روح کو آستان بوسی کے لیے بھیجا کرتا تھا - مگر اب یہ دولت دیدار
اصالۃً حاصل ہوئی تو اپنا ہاتھ لائیے کہ اُسے بوسہ دون" فوراً حضرت سرور کائنات
نے قبر مطہر سے اپنا ہاتھ نکال دیا اور شیخ قدس سرہ نے اُسے بوسہ دیا - اُس زمانے کے
راوی بیان کرتے ہین کہ اُس وقت قبر شریف کے گرد تقریباً نوے ہزار حاجیون کا مجمع تھا
جن سب لوگون نے حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو اپنی آنکھون
سے دیکھا - جن مین حضرت غوث الاعظم سید شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز بھی موجود تھے
یہ اور اِس پائے کے بزرگ ہین جن کا یہ رسالہ ہے - اور جن کے یہ نصائح ہین - اِس کو آپ کے
خدا رسیدہ مُرید سید شیخ عبد السمیع ہاشمی نے ایک دولت بے بہا کی طرح اپنے خزانۂ کتب مین محفوظ
رکھا تھا - اور ہر وقت اِنھین پر عمل کیا کرتے تھے - یہ رسالہ قسطنطنیہ مین چھپ گیا ہے - مگر اہل ہند ابھی تک
اِس سے محروم رہے تھے - لہٰذا ہم سعادت دارین خیال کر کے اِسے العرفان کے لیے سرمایۂ برکت بناتے ہین

ناظم العرفان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ وصلے اللہ وسلم علے سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ والسلام علینا وعلے عباد اللہ الصالحین۔ از جانب بندۂ فقیر ہیچمیرز احیمد (چھوٹا احمد۔ غالباً انکساراً حضرت قطب علامہ نے تصغیر کا صیغہ استعمال فرمایا ہے۔) بنام شیخ محتشم ہاشمی خدا ہمارے اُن کے اور تمام مسلمانون کے حال پر مہربان رہے۔ آمین۔

بھائی مین تمھین وصیت کرتا ہون کہ اللہ جل شانہ سے ڈرتے رہو اور سُنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ اور یہ چاہتا ہون کہ اِس نصیحت کو جو تمھارے حق مین اور اُن لوگون کے حق مین جو تمھارے مثل ہون بخوبی مفید ثابت ہوگی پورے شوق سے قبول کرو۔ اور خبردار وہ شخص جو اس کی اہلیت نہ رکھتا ہو اِس سے بہرہ یاب نہ ہو۔ اِس لیے کہ اگر اِس بارے مین تم نے بے احتیاطی کی تو تم اِس نصیحت کے اوپر ظلم کروگے۔

اے عبد السمیع۔ فقیر اگر اپنے نفس کے ساتھ دوستی کرتا ہے تو نہایت ہی تھک جاتا ہے لیکن اگر اپنا کام خدا کے سپرد کردیتا ہے تو خدا بغیر عزیزون اور دوستون کی وساطت کے اُس کی دستگیری کرتا ہے۔

عقل فائدون کا خزانہ اور خوش نصیبی کی کیمیا ہے۔ علم دُنیا مین شرافت ہے
اور آخرت مین عزت۔ جو شخص اِس استعار زندگی مین اٹکا رہتا ہے اُسے سوا
حجابون کے اور کوئی نفع نہین حاصل ہوتا۔ مان کا رونا کرایے کی رونیوالیون
کا رونا نہین ہے۔ انسان جس قدر لوگون کے آس پاس جوتیان چٹخاتا ہے
اُسی قدر رمز وحدت اور دینداری کو ہاتھ سے دیتا جاتا ہے۔ دو چیزین دین
مین ترقی دلاتی ہین۔ ایک تنہائی مین ذکر کرنا اور دوسرے نعمت الٰہی کا حد
سے زیادہ تذکرہ کرنا۔ انسان کی حالت اُس کے دوستون اور ہم صحبتون
کے دیکھنے سے معلوم ہوجاتی ہے۔ لوگ جو سختیان برداشت کرتے۔ اور کم و
زیادہ کی فکر مین رہتے ہین یہ سب حکومت اور شہوت کی بدولت ہے۔
اور یہی دو چیزین لوگون کا مقصود ہین۔

جو حقیقت شریعت سے جدا ہو وہ زندقہ ہے۔ معرفت خداوندی
کی انتہا یہ ہے کہ بغیر چون وچرا کے اور بغیر کسی مقام وجگہ کے ساتھ خدا کی
تخصیص کیے اُس کی ہستی کا یقین ہوجاے۔ جن لوگون کی نگاہ کے سامنے
سے پردہ نہین ہٹا ہے اُن کے نزدیک مرض موت کی شدت کا زمانہ معرفت
الٰہی کی پہلی گھڑیان ہین۔ اور اسی سے ہم سے کہا گیا ہے "موتوا قبل ان تموتوا"
(مرنے سے پہلے مرجاؤ) موت آتے ہی پردہ اُٹھا دیتی ہے۔ چنانچہ وارد ہوا
ہے "الناس نیام فاذا ماتوا انتبہوا" (لوگ سو رہے ہین۔ لہذا جب مرتے ہین تب
ہوشیار ہوتے ہین) اللہ جل شانہ کو تمام صفات سے منزہ کرنے سے پہلے
تمھاری ساری توحید شرک ہے۔ توحید انسان کے دل مین ایک وجدانی

چیز ہے جو اُسے نیز خدا کے معطل کرنے سے (یعنی اُس کے تمام صفات کے سلب کرنے سے) روکتی ہے اور نیز تشبیہ (یعنی اُس ذات ایزدی کو کسی کے مثل سمجھنے) سے روکتی ہے۔ یہ آنا جانا سب خیال ہی خیال ہے۔

اے محتاج شخص۔ غرور کے گھوڑے سے اُتر کے پیادہ ہو۔ بہت سی ایسی لغزشین ہین جو گڑھے مین پھینک دیتی ہین۔ بعض علم ایسے ہین کہ اُن کا پھل جہالت ہے۔ اور بعض جہالتین ایسی ہین جن کا پھل علم ہے۔ تو نے تو اپنے علم کو ذلت کا جامہ پہنا دیا ہے۔ پھر علم کی عزت تجھے کیونکر حاصل ہو؟ یہ نہ سمجھ کہ مھندی کا رنگ تیرے بُڑھاپے کو چھپاوے گا۔ اِس لیے کہ مھندی نے تیرے بالون کا رنگ بدلا ہے تیرے بُڑھاپے کو نہین بدلا ہے۔ آدمی کا ایک جگہ جم کے بیٹھنا قاف سے قاف تک پھرنے سے افضل ہے۔ اور حضرت حق سبحانہ و تعالےٰ کی ذات و صفات مین گفتگو کرنے سے خاموشی زیادہ کمال رکھتی ہے۔ جو شخص خدا کی مخلوق پر دست درازی کرتا ہے خدا کے نزدیک اُس کا ہاتھ چھوٹا ہوتا ہے۔ اور جو خدا کے بندون کے مقابل غرور کرتا ہے وہ اُس معبود برحق کی نظر سے گر جاتا ہے۔ ہر حالت بدل جانے والی ہے۔ اور ہر چھپی ہوئی چیز کا ایک ظاہری رُخ ہے۔ جس نے تحمل کی زرہ پہن لی وہ عجلت کے تیر سے بچ گیا۔ کوئی زبردست آدمی زمین کے کسی سب سے اونچے پہاڑ پر نیزہ گاڑ دے تو اگر آٹھ روز تک رات دن آندھی چلتی رہے تو بھی اُس کا بال بیکا نہین ہو سکتا۔ چھوٹا وہ ہے جس کی بنیاد بدعتون پر ہے۔ اور عقلمند وہ ہے جو بدعات سے پاک ہو۔ انسان کامل

خدا کے سوا ہر چیز کو ترک کر دیتا ہے۔ مخلوقات مین جتنے ہین وہ نہ نقصان پہونچا سکتے ہین اور نہ فائدہ۔ بلکہ خدا کے بندون کے سامنے حجاب بنے ہوئے ہین۔ اِس حجاب کو جو اُٹھا دیتا ہے وہ اپنے خالق تک جا پہونچتا ہے۔ خدا کے سوا کسی اور چیز پر بھروسا کر لینا ہی خوف ہے۔ اور خدا کا خوف دوسرون کی طرف سے بے خوف کر دیتا ہے۔ ہر حالت کے نیچے ایک حالت زبونیت موجود ہے۔ اگر تو اُسے پہچانتا ہوتا تو جانتا کہ تیرا ہاتھ پاؤن مارنا اور تیرا سکون دونون اُسی سے علاقہ رکھتے ہین۔ اور تجھ پر وہ مسلط ہے "اعملوا فکل میسر لما خلق لہ" (کام کیے جاؤ اس لیے کہ ہر شخص کو اُسی چیز کی توفیق دی گئی ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے) صوفی وہ ہے جس کے نفس کا آئینہ ایسا صاف ہو گیا کہ اُسے دوسرون پر اپنی فضیلت نہین نظر آتی تمام چیزین جو ماسوے اللہ ہین خدا اور بندے کے درمیان مین پردے ہین۔ جس کو اُن سے رہائی مل گئی وہ اپنی مُراد کو پہونچ گیا۔ وقت تلوار کے مثل ہے۔ جو اُس سے مقابلہ کرے اُسے کاٹ ڈالتا ہے عقلمند کی پہچان یہ ہے کہ سختی مین صبر کرے۔ خوش حالی مین منکسر المزاج رہے۔ ہر چیز مین سے خوبیان اخذ کر لے۔ اور حق کا جویا ہو۔ اور عارف کی پہچان یہ ہے کہ اپنے حال کو چھپائے بات سچی کہے۔ اور اُمید و آرزو کے پھندے سے چھوٹ جائے۔ دُنیا اور آخرت دو لفظون مین ہین۔ ایک عقل اور دوسرے دین۔ علم وہ ہے جو تجھے جہالت کی حالت سے نکال دے۔ غرور کے مقام سے دور کرے۔ اور اُولوالعزم لوگون کی راہ پر لگائے شیخ وہ ہے جو اپنی نصیحت تیرے ذہن نشین کر دے

رہنمائی کے وقت تیرا رہبر ہو۔ اور تجھے پکڑے تو اوپر اُبھار دے۔ شیخ وہ ہے جو تجھے
قرآن وحدیث کے راستہ پر لگا دے۔ اور نئی باتون اور بدعتون سے الگ
کرے۔ شیخ وہ ہے جس کا ظاہر و باطن شرع ہو۔ طریقت عین شریعت ہے۔ جھوٹا
اِس فرقے کو نجاست سے آلودہ کرتا اور کہتا ہے کہ باطن اور ہے اور ظاہر
اور۔ مرد عارف یہ کہتا ہے کہ باطن وہ ہے جو ظاہر کا باطن اور اُس کا خالص
جوہر ہے۔ قرآن تمام حکمتون کا ایک عظیم الشان دریا ہے مگر ایسا کان کہان
جو سُنے۔ تو رضاے الٰہی کے دروازے پر دستک دے گا تو فلاحیت کی
صدا سُنے گا۔ خدا سے راضی رہ۔ اور اگر اُس سے راضی رہے گا تو چین اور
آرام سے سوئے گا جو شخص مان اور باپ۔ چچا اور مامون۔ مال و دولت اور
عزیزون اور دوستون پر فخر و ناز کرتا ہے اُس کے دماغ مین معرفت کی بو بھی
نہین آتی۔ جو شخص اپنے نفس کو دیکھتا ہے وہ اللہ جل شانہ کے نزدیک
کوئی چیز نہین ہے۔ اگر کوئی عابد دونون جہان کی عبادت کرے اور اُس مین
ایک رائی برابر بھی کبر و نخوت ہو وہ خدا کا عدو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم کا دشمن ہے۔ تین چیزین یعنے غرور۔ بیوقوفی اور کنجوسی ایسی ہین کہ
اگر کسی مین ہون تو جب تک اُس مین سے دُور نہ ہو جائین ولی نہین ہو سکتا
جو شخص اپنے نفس کو دوسرون سے بہتر دیکھتا ہے وہ خدا اور اُس کی مخلوق
کے نزدیک جھوٹا ہے۔ سب سے بڑا ظالم وہ ہے کہ اپنے تئین دوسرون
سے اعلے سمجھتا ہے۔ ظلم یہ ہے کہ انسان دُنیا کے جھوٹے مرتبون کی حرص
رکھتا ہو۔ اِن مرتبون مین سے ایک یہ ہے کہ نشست و برخاست اور

گفتگو مین جس چیز کا حق نہ رکھتا ہو اُس کے اعتبار سے اپنے تئین اپنے بھائی پر ترجیح دے - اور اسی پر دوسرے مرتبون کا بھی قیاس کر لیا جاے - جو شخص زبردستی کی قوت سے لوگون کو تابع کرتا ہے وہ اُس کا چاہے جو طرز عمل ہو اُن کے دل مین اپنی دشمنی کی بُنیاد قائم کرتا ہے - اور جو شخص غریبی اور تواضع سے لوگون کو اپنے بس مین کرتا ہے وہ اُن کے دل مین اپنی عزت کا نقش قائم کرتا ہے - خدا کے مُلک مین سب سے اچھا رفیق خوف خدا ہے - اور سب سے اچھی شوکت اخلاص ہے جس شخص مین تھوڑی سی نخوت و انانیت بھی ہو وہ اہل کمال کے مرتبے کو ہرگز نہین پہونچ سکتا ہے - خدا کی نعمتون کو یاد کرنے والا اگر مرتبے سے گر جاے تو بھی شکر گزاری کے راستے سے نہین ہٹتا - جو شخص کامل ہے وہ اپنی خدمت سے باز نہین آتا - کسی چیز کا دعوی کرنا نفس انسانی مین نخوت کا باقی ماندہ حصہ ہے - اگرچہ دل بار نہین اُٹھا سکتا مگر احمق اِس قسم کے دعوے سے باز نہین آتا - نعمت الٰہی کا ذکر کرنا اُس کی قربت کا بیان کرنا ہے - اور اُس کے ذکر مین کوتاہی کرنا بندہ ہونے کے درجے سے تجاوز کرنا ہے - جو عارف ہے اُس کی نظر نہ دُنیا پر پڑتی ہے اور نہ آخرت پر - سب سے بہتر کمال یہ ہے کہ غیرون کو چھوڑ دے - تغیرات عالم سے بشارت حق حاصل کرے اور اپنے آپ کو اُس زندۂ ازلی کے دست قدرت مین دے کے اپنے کو ذلیل بنالے - اور فنا کا جامہ پہن لے - شیخ کے مکان کو حرم اُس کی قبر کو صنم اور اُس کے حالات کو آلات معرفت قرار دے کے دین کو برہم نکرے

انسان وہ ہے جس پر پیر کو فخر و ناز ہو نہ وہ جو پیر پر فخر کرے۔ جس کسی کا کان ماسوے اللہ کی آواز سے بہرہ ہوگیا ہے وہ "لمن الملک الیوم"ؑ کی صدا سنتا ہے۔ ایسا شخص جھوٹ۔ غرور۔ انانیت۔ طاقت۔ جوش اور غضب کے گھوڑے سے اترتا ہے۔ اور عبدیت کے مقام مین ٹھہرتا ہے۔ اس کلام کے پاس ہرگز نہ جانا جسے بعض صوفی وحدۃ الٰہی کے بارے مین زبان سے نکالتے ہین۔ اور نعمت ہاے ربانی کے اعتراف و اقرار مین ہرگز کوتاہی نہ کرنا اس لیے کہ گنا ہون کا پردہ کفران نعمت کے پردے سے بہتر غنیمت ہے۔ اِنّ اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ولیغفر ما دون ذلک لمن یشاء (اللہ اس چیز کو نہین معاف کرتا کہ اُس کی درگاہ مین شرک کیا جاے اور اس کے علاوہ جس کسی کو چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے) کسی شخص کو اگر تو ہوا مین اُڑتے دیکھے تو بھی جب تک تو اُس کے اقوال و افعال کو شرع کی ترازو مین نہ تول لے اُس کا اعتبار نہ کر۔ اور گروہ صوفیہ کے ہر قول و فعل سے خبردار انکار نہ کرنا۔ اُن کے حالات کو تو اُنھین پر چھوڑ دے اگر شرع شریف اُن کے معاملات مین مخالف نظر آئے تو تو ایسی صورت مین پابند شرع رہ۔ مخلوقات کے ترک کرنے سے پہلے مسائل معرفت مین بحث کرنا بھی منجملہ خواہشات نفسانی کے ہے۔ جو کوئی اپنی خواہش نفسانی کے باعث حق سے باطل کی طرف مائل ہو وہ گمراہی مین پڑا

ؑ "لمن الملک الیوم" یعنے آج کس کی بادشاہی ہے؟ یہ وہ کلمہ ہے جسے میدان حشر مین حضرت رب العزت کی جانب سے لوگ سُنین گے۔

ہوا ہے۔ معرفت الٰہی کے دروازون مین سے پہلا دروازہ یہ ہے کہ
انسان اپنے دل کو خدائے عزوجل سے مانوس کرے۔ اور زُہد
خداوند جل وعلا کی راہ مین چلنے والے کا پہلا قدم ہے۔ جو عشق مین
مرے وہ شہید ہے۔ اور جو اپنی زندگی خلوص مین بسر کرتا ہے سعادتمند
ہے۔ اور یہ دونون چیزین جب ہی نصیب ہوتی ہین جب خدا اُن کی
توفیق دے۔ جو شخص بغیر مُرشد کے راستے مین چلتا ہے اُلٹے
پاؤن واپس آتا ہے یہ طریقیت ورثے مین نہین ملتی۔ نہ کوئی اُسے
باپ کے ترکے مین پاتا ہے۔ بلکہ اس طریقیت کے حاصل کرنے
کے لیے عمل وجد۔ حدود معینہ پر قائم رہنا۔ اللہ جل شانہ کی درگاہ مین
آنسو بہانا۔ اور اُس حضرت رب العزت کا ادب کرنا ضروری ہے بہت
سے نادان جانتے ہین کہ یہ طریقہ بحث ومباحثے۔ روپے پیسے۔ اور
ظاہری اعمال کے ذریعے سے حاصل ہو جاتا ہے۔ خدا کی قسم ایسا نہین
ہے۔ بلکہ اس مرتبے کو انسان سچائی۔ فروتنی۔ ذلت۔ فقیری۔ سُنت رسول مختار
صلعم کی پیروی اور اغیار کے ترک کرنے سے پہونچتا ہے۔

جس کا خدا عزیز ہو وہ ہر جگہ عزیز ہے۔ اور جس کا اُس خدائے
لم یزل کے سوا کوئی اور عزیز ہے وہ ہر جگہ عزیز نہین۔ قرآن ایسی نشانی
ہے جس مین بہت سی نشانیان جمع ہین۔ اور آیات ربانی اُس مین
درج ہین جس کسی پر خداوند جل وعلا نے یہ احسان کیا ہے کہ اُس کے
باطنی رموز کو سمجھتا اور ظاہری احکام شرع کی پابندی کرتا ہے اُسے

وہ برکتین حاصل ہین اور جو اپنی راے سے معنی کہتا ہے گمراہ ہوجاتا ہے اور ظاہر و باطن دونون سے دُور جا پڑتا ہے۔ خداوند جل وعلا کا ذکر تمام آسمانی آفتون اور ارضی حوادث کے لیے سپر ہے۔ ذکر الہی کرنے والا شخص چونکہ خدا کا ہم صحبت ہے لہذا اُسے اُس رب العزت کے ادب سے درگزر نہ کرنا چاہیے۔ تاکہ اُس صحبت سے دور نہ ہوجاے جو قبولیت کی برکت ہے۔ اور غفلت سے پاک ہوجاے۔ جو زبان کہ بارگاہ قلب کی سچی ترجمان ہے وہ اپنی دولت کو ظاہر کرتی اور اپنے خزانے کا دروازہ کھولتی ہے جس شخص کا دل پاک ہوا اُس کی زبان اچھی اور اُس کا بیان بھی شیرین ہے۔ اگر اپنی زبان سے رموز حقیقت کے کھُلنے کا اعتبار کرے اور اپنے قلب کو پاک کردے تو اُس کو عرفان مین ترقی ہوتی ہے۔ اور محبت حق اُس پر آشکارا ہوتی ہے۔ اور جو صرف زبان کا حظ اُٹھا لینے پر کفایت کرکے افعال کے ثمرون کو چھوڑ دیتا ہے اُس کا ہاتھ اقوال ہی تک پہونچتا ہے۔ روح وہ جسم ہے جو معرفت کے لیے ہمیشہ متنبہ رہے۔ وہ سر ہے جس مین سلامت روی ہو۔ وہ دل ہے جس مین رحم ہو۔ اور وہ قدم ہے جو حق کے راستے پر قائم ہو۔ حکمت کے لیے شرط ہے کہ خیرات کو تو اُن لوگون تک پہونچا دے جو اُس کے مستحق ہین اور سچائی کے لیے شرط ہے کہ غیر مستحقین پر بھی تو ہاتھ نہ رُوکے۔ اور ان دونون کامون کا پھل تو خدا سے پائے گا۔ جو نعمتین تجھکو ملی ہین اُن کی ناشکری نہ کر اس لیے کہ یہ خدا کو ناگوار ہے۔ جس کے دل مین فریب ہو اُس کے لیے فلاحیت

نہین ہے۔ ظالم عزیز نہین ہوتا۔ گنہگار کا کام پورا نہین ہوتا۔ اور جو بندہ صرف خدا کی وکالت اور اُسی کی مدد پر قناعت کرتا ہے ذلیل نہین ہوتا ہے جس شخص کے دل مین شک ہے اُسے فلاح نہین ہوتی۔ مکار کی آرزو نہین پوری ہوتی۔ کنجوس کو فائدہ نہین ہوتا۔ حاسد کو کسی کی مدد نہین ملتی اور سگ دُنیا مُردار گوشت پر پورا قابو نہین پاتا۔

وہ بندۂ مومن جو خداوند تعالےٰ کے سوا کوئی مددگار نہین رکھتا اُس کا دل توڑنے کی کوشش مین مملکت کسریٰ بھی درہم و برہم ہو جاتی ہے جو لوگ اپنے نفس کو دیکھا کرتے ہین اُن کا دل اندھا ہو جاتا ہے۔ دنیدار آدمی توبہ و استغفار کے ذریعہ سے حجاب کو اپنے سامنے سے ہٹا دیتا ہے۔ اور بے دین کی آنکھون پر پردے کے بعد پردے پڑتے رہتے ہین۔ اور معصوم وہ ہے جس کی خدا تعالےٰ نے نگہبانی کی۔ بے وقوفی کا کوئی علاج نہین ہے۔ اور حماقت کا مرض دور نہین ہوتا۔ مغرور کے ساتھ کوئی ہم صحبت نہین ہوتا۔ اور دغا باز عہد و پیمان کا پاس و لحاظ نہین کرتا۔ جو غافل ہے اُسے نور نہین عطا ہوا ہے۔ جو شخص اپنے قول و اقرار کو پورا نہین کرتا اُس کے پاس ایمان ہی نہین ہے۔

خداوند تعالےٰ نے مقرر فرما دیا ہے کہ نیکو کار بندے شریرون کے ہاتھون اور بدکارون کی زبانون سے اِس دُنیا مین سخت تکلیف اُٹھائین اور حقیر و مُردار شخص بھی نیکی کرنے والے کے حق مین بدی اور بے خبر آدمی کے ساتھ مکر و فریب کرے۔ خدا کی مدد صاحب خلوص اور منکسر المزاج بندون کو

گھیرے ہوئے ہے"وما للظالمین من انصار"(اور ظالمون کا کوئی مددگار نہین ہے) دشمن کی پہچان یہ ہے کہ تیری دولت کی طرف راغب ہو مگر جب تیری دولت کو نقصان پہونچ جاے تو تجھے چھوڑ دے۔ تیری پیٹھ کے پیچھے تجھ پر زبان کی تلوار سے حملے کرے اور تیری ثنا و صفت کرنی اُسے ناگوار گزرے۔ تو اُسے خدا پر چھوڑ دے اس لیے کہ وہ خود ہی اوندھے مُنہ گریگا اُس کی مثال آگ کی سی ہے کہ لکڑی کو گھلاتی ہے اور اُس کے ساتھ خود بھی فنا ہوجاتی ہے۔ وکفیٰ باللہ نصیرا (اور مددگار چاہیے ہو تو اللہ کافی ہے) اور دوست کی علامت یہ ہے کہ وہ خالص خدا کے لیے دوستی کرتا ہے۔ اگر ایسا کوئی رفیق مل جاے تو اُس سے راہ و رسم پیدا کر اس لیے کہ سچے دوست نہین ملتے ہین۔ صوفیون کی بعض باتون کی تاویل کرلیا کر۔ گویا خدا کی مقرر کی ہوئی حدون کے ذریعے سے تو شبہات کو اپنے دل سے دُور کردے اگر مین منصور حلاج کے زمانے مین ہوتا اور جو الزام منصور کو لگایا گیا تھا وہ ثابت ہوجاتا تو فتوے دینے مین مین بھی اُنھین لوگون کے ساتھ ہوتا جنھون نے اُن کے قتل کا فتوے دیا۔ اور اگر ثابت نہ ہوتا تو مین کوئی ایسی تاویل کرتا کہ اُن کی جان بچ جاتی۔ اور مین اتنے ہی پر قناعت کرتا کہ اُنھون نے توبہ کرکے خدا کی طرف رجوع کرلیا ہوگا۔ کیونکہ رحمت کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔

اللہ جل شانہ نے بڑے بڑے اعلے مراتب اپنے ایک بندے کو عطا کیے ہین۔ اور جن لوگون کو خدا نے بخشش دیا ہے وہ اُن مرتبون پر

ترقی کرتے ہین۔ اِن مراتب نجات کے طے کرنے مین جسے معرفت کا بھید معلوم ہوگیا وہ تمام مخلوقات کے سامنے عاجزی کا سر جھکا دیتا ہے۔ اِس لیے کہ معاملات کے انجام چھپے ہوئے ہین۔ بخشش کا میدان وسیع ہے۔ اور حضرت کریم جل شانہ کے لیے کسی چیز کی قید نہین ہے۔ جو چاہے کرے۔ اور جسے چاہے اپنی رحمت کے لیے مخصوص کرے" یختص برحمتہ من یشاء"۔ (اپنی رحمت کے لیے وہ جسے چاہتا ہے مختص کرتا ہے)۔

خراسان کے بعض عجمی صوفیون نے کہا کہ صوفی کبیر ابن شہریار قدس سرہ العزیز کی روحانیت عرب و عجم کے تمام صوفیون پر متصرف ہے گو مین جانتا ہون کہ ایسا نہین ہے۔ اِس لیے کہ اللہ جل شانہ سب سے بڑا کام کرنے والا اور عطا کرنے والا ہے صاحب دل لوگون کے نزدیک حضرت سرور کائنات صلعم کی نیابت اہل اللہ مین باری باری اُن کے وقت اور حالات کے مطابق دورہ کرتی رہتی ہے۔ اور روحانی تصرف کا مخلوق مین ہونا صحیح نہین ہے۔ بلکہ اللہ جل شانہ کی مہربانی بعض ہی نہین تمام اولیاء اللہ کے شامل حال ہے۔ جو شخص اولیاء اللہ کو درگاہ ایزدی مین اپنا وسیلہ قرار دیتا ہے اُس کی حالت سدھر جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت رب العزت فرماتا ہے "نحن اولیاؤکم فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الآخرۃ"۔ (ہم تمھارے دوست ہین دُنیا اور آخرت مین) خبردار اہل عجم کی زیادتیون سے دھوکا نہ کھانا۔ اِس لیے کہ اُن مین سے بعض حد سے گزر گئے ہین اور حبیب خدا حضرت رسول مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو منع فرمایا ہے

بندہ چاہے زندہ ہو یا مُردہ - اُس مین کسی قسم کی قدرت خیال کرنے سے
بچ - اِس لیے کہ ساری مخلوقات "لا یملکون لانفسہم ضرًّا ولا نفعاً (اپنی ذات کے
لیے نہ نقصان پہونچانے پر قادر ہین اور نہ نفع پہونچانے پر) یعنی نہ اُن سے
فائدہ پہونچتا ہے نہ نقصان - لیکن خدا کے دوستون کی محبت کو درگاہِ خدا
مین وسیلہ بنا - اِس لیے کہ اپنے بندون کے ساتھ خدا کی محبت خدائی
کے بھیدون مین سے ایک بھید ہے - اور جو چیز خدا کی درگاہ مین اچھا
وسیلہ ہے - وہ خدائی کا بھید اور پروردگاری کی صفت ہے -

ولی وہ مرد ہے جو دل و جان سے نبی صلعم کا دامن پکڑے - اور
خدا سے راضی ہو - جو شخص خدا کے پاس پناہ لیتا ہے اُس کی عزت بڑھتی
ہے - اور جو شخص خدا کے سوا کسی اور پر بھروسا کرتا ہے ذلیل ہوتا ہے
جو کوئی شخص غیرون کے برتے پر بے پروا بنتا ہے حقیر ہوتا ہے - اور جو
شخص پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے سوا کوئی اور راہ اختیار کرتا
ہے گمراہ ہوتا ہے - علم نور ہے - اور خاکساری سرور - مرد کے واسطے
ہمت یہ ہے کہ اپنا حال خدا کے سپرد کر دے - بہ حیثیتِ ایمان اعلے
درجے پر ہونے - اور بہ حیثیتِ ہمت اعلے درجہ رکھنے مین فرق اور
تفاوت ہے - جس کو اِس بات کا یقین ہے کہ کارسازِ مطلق اللہ جل
شانہ ہے وہ اپنی ہمت کو دوسرون کی طرف سے پھیر لیتا ہے - خدا کی
راہ مین جس کی ہمت بلند ہو اُس کا بھروسا خدا کے ساتھ دُرست ہے
اور وہ دوسرون کے سائے مین پناہ نہ ڈھونڈھے گا - فیاضی کا دسترخوان

وہ ہے جس پر اچھے اور بُرے ہر طرح کے آدمی بیٹھین۔ خدا اپنے بندون کے انجام مین مان سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ اللہ جل شانہ اگر اپنے کسی بندے کو مہربانی سے کوئی نعمت عطا کرتا ہے تو پھر واپس نہین لیتا سوا اس کے کہ اُس سے ناشکری ظاہر ہو۔ خداے برتر کی عنایتون کا فیض عقل و وہم سے باہر ہے۔ جو اس بات کو جانتا ہے کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ اپنے سب کام اس کارساز مطلق کی مرضی پر چھوڑتا ہے۔ اور اپنا سر رضا و تسلیم کی خاک پر رکھ دیتا ہے۔

اگر کسی پر حقیقتون کا راز کھل جاے تو وہ اُس کے صفحون پر اِس سطر کو پڑھے گا کہ "کل شی ہالک الا وجہہ" (سب چیزین ہلاک ہونے والی ہین مگر اُس کی ذات) ہستی کے دائرون کو اگر تو غور کی نگاہ سے دیکھے تو تجھے نظر آئے گا کہ عاجزی بھی اُن مین گھری ہوئی ہے اور محتاجی بھی اُن مین قائم ہے۔ اور طاقت۔ دستگیری۔ امیری اور قدرت سب خدا کے لیے ہین جس کا نہ کوئی شریک ہے اور نہ کوئی مثل۔ لوگ جو دم داعیہ رکھتے ہین خود بینی مین مبتلا ہین۔ اور قسمت کا مقابلہ کرتے ہین یہ اُن کے پاؤن کی لغزش ہے۔ جیسا تیرا دعوے ہے ویسی ہی اگر تو طاقت اور قدرت بھی رکھتا ہوتا تو کبھی نہ مرتا۔ تو چونکہ خودی اور غرور کا دعوی کر رہا ہے لہذا تجھے عزت سے کیا تعلق۔ امیری و عزت کے گھوڑے سے اتر۔ اور غلامی و ذلت کا لباس پہن۔ چونکہ تیرا سارا دعویٰ جھوٹ ہے اور تیری ساری ریاست اور تیرا غرور فضول کی بکواس ہے لہذا ان چیزون سے زبان روک۔

اور کہہ کہ ہر چیز خدا ہی کی طرف سے ہے۔

اِن دو دیواروں کے درمیان مین چل دیوار شرع کے اندر اور دیوار عمل کے اندر۔ پیروی رسول کے راستے پر چلتا رہ۔ اِس لیے کہ پیروی رسول ہی کا راستہ بھلا ہے۔ اور بدعت کا راستہ بُرا ہے۔ اور بھلائی اور بُرائی کے درمیان بہت بڑا فرق ہے۔ اپنے سر کو تسلیم کے دروازے پر اور اپنی پیشانی کو عاجزی کی خاک پر رکھ۔ اپنے عمل پر بھروسہ نہ کر۔ خداوند عزوجل کی قدرت اور رحمت سے التجا کر۔ اور خودبینی اور دورُخی جستجو سے پاک ہو اِس لیے کہ اِس ذریعے سے تو ایماندار اور پرہیزگار سعادت مندون مین شامل ہوجاے گا۔ نیکوکار بندے کی یہ برکت ہے کہ اُسے حضرت رب العزت کی قربت حاصل ہوتی ہے۔ جناب باری کے دروازے پر اولیاء اللہ کی حرمت اور عزت ہے۔ اور یہ خوش نصیبی اگر اُنھین نہ عطا ہوتی تو اللہ جل شانہ اور لوگون کو اپنی ولایت کے شرف سے مخصوص نہ کرتا۔ وہ لوگ خدا کے جانباز بندے ہین کہ اُن کے ذریعے سے حضرت رب العزت نے اپنی شریعت کو مضبوط فرمایا۔ حقیقت شناسی کی اعانت کی۔ اُن کی وساطت سے جناب رسالت مآب علیہ الصلوۃ والسلام کی فضیلت کو قائم رکھا۔ اور اُنھین حضرت پیغمبر تک پہونچایا۔ چنانچہ اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ "یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُوْمِنِیْنَ" (اے نبی تیرے لیے کافی ہے اللہ اور وہ مومنین جنھون نے تیری پیروی کی) اللہ جل شانہ کی معرفت مختلف طریقون کی ہے۔ اور اُس کی قسمون مین سب سے بڑی یہ

ہے کہ اُس کے احکام کی عزت کی جاے۔

خدا اور اُس کے بندون کے درمیان غفلت کے سوا اور کوئی پردہ نہین ہے۔ وہ حضرت رب العزت فرماتا ہے "اُذکرونی اذکرکم" (تم مجھے یاد کرو مین تمھین یاد کرون گا) جو بندہ معرفت رکھتا ہے وہ اُسی کی درگاہ مین پناہ ڈھونڈھتا ہے۔ اور اُس کی رحمت کا اُمیدوار رہتا ہے۔ اور حق سبحانہ وتعالے بغیر اس کا لحاظ کیے کہ اُس نے کوئی عمل یا عبادت کی ہے یا نہین اُسے اپنے فضل وکرم سے سرفراز فرماتا ہے۔ دل اللہ جلشانہ کی دو اُنگلیون کے درمیان مین رہتا ہے۔ لہذا اُس کی درگاہ مین آہ وزاری اور اظہار عاجزی کرو تاکہ وہ دلون کو اپنی محبت اور اپنے دین پر قائم رکھے۔ "وکفیٰ باللہ ولیا" (اور دوست چاہتے ہو تو اللہ کافی ہے) آدمیون کا ظاہری رُخ دو طرح کا ہے۔ یا تو اُن کا ظاہر اچھا ہے یا بُرا۔ اور اُن پر تصرف کرنے والا اللہ جل شانہ ہی ہے۔ مگر فرق کیا ہے کہ بندون کے اچھے کامون سے راضی ہوتا ہے اور بُرے کامون سے راضی نہین ہوتا جس کا سبب یہ ہے کہ اُس نے جزئی اختیارات بھی بندون کو دے رکھے ہین۔ ٹوٹے ٹیڑھے کے سیدھے کرنے کی کوشش اُس وقت تک نہ کر جب تک اُس کے سیدھے ہونے کا وقت نہ آئے کیونکہ ابر رحمت اپنے وقت ہی پر برسا کرتا ہے۔ اور قبل از وقت لوگ اُس کو نہین چاہتے۔ اپنے حوصلے کو تو رنج والم کے ہاتھ مین نہ دے ورنہ اعلے مقاصد سے محروم رہ جاے گا۔ اِس لیے کہ غم ہمت کے حق مین کافور کی شان دکھاتا ہے اور استقلال عنبر کی شان۔ وہ کارساز موجود ہے۔

اور اُس کے سوا سب غائب - اُنھین چیزون پر قائم رہ جو تجھے عطا ہوئی ہین - اور اُن کے بدلنے اور بنانے مین جو بے چینی ہوتی ہے اُس سے اپنے نفس کو پریشان نہ کر - اپنی ذات کو نہ مجبور خیال کر اور نہ مختار - اِس لیے کہ اصل حقیقت اِن دونون حالتون کے درمیان مین ہے - جو ولی خلافِ ظاہر کہہ جاتا ہے اور اصول شرع پر حملہ کرتا ہے وہ قول وجلال ربانی کے پردے مین پڑا ہوا ہے تاکہ ربوبیت کے جلال سے مقہور ہو کے حکم ربانی کی طرف رجوع کرے - اِس لیے کہ اگر اُس نے قاب قوسین کی سچائی کی طرف رُخ کیا اور حضرت رسالت کی پیروی اُس سے ظاہر ہوئی تو بندگی کے مرتبے کو پہونچ جاتا ہے جو سب سے اعلےٰ مرتبہ ہے - اور خلقت کے لیے قربت الٰہی کا کوئی اُس سے بڑا اور قوی وسیلہ نہین ہے -

جس کسی نے آنکھ مین توفیق الٰہی کا سُرمہ لگایا اُس نے ہر چیز کو علم الیقین اور حق الیقین کی آنکھون سے دیکھ لیا - ٹھیک جانو کہ باطن اور ظاہر دونون پر باطن کی حکومت ہے - بصیرت اور دل کی صفائی اور آنکھون کے نور کی رسائی کم کھانے اور کم پینے سے حاصل ہوتی ہے - اِس لیے کہ بھوک خود بینی - کبر اور غرور کو مٹاتی ہے - اور اُس کے ذریعے سے نفس کو یہ تکلیف دی جاتی ہے کہ حق کی طرف رجوع کرے درصل بھوک سے بہتر کوئی نفس کو توڑنے والی چیز مین نے نہین دیکھی - وجہ یہ کہ پیٹ بھر کے کھانے سے گرانی ہوتی ہے - دل تاریک ہوتا ہے - اور نابینائی پیدا ہوتی ہے جو غفلت کو بڑھا دیتی ہے - پڑوسیون کی خاطرداری عزیزون کی خاطرداری سے اچھی ہے

کیونکہ عزیزون کا دل قرابت کے رشتے مین بندھا ہوا ہے۔ اور پڑوسیون سے یہ علاقہ نہین۔ جو دل روشن ہے وہ نیکون اور عارفون کی صحبت کی طرف میل کرتا ہے۔ اور خود پرستون اور نادانون کی صحبت سے متنفر رہتا ہے۔ خدا کے بندون کے ساتھ بھلائی کرنا بندے کو خداوند جل وعلا تک پہونچاتا ہے اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنا پُل صراط پر گزرنے کو آسان اور دعا کو قبول کرتا ہے۔ اور خیرات اللہ تعالے کے غصّے کو دور کرتی ہے۔ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا نزع کی تکلیفون کو آسان کرتا ہے۔ بدکارون احمقون۔ ظالمون۔ اور حاسدون کی صحبت ایک گھٹاٹوپ اندھیرا ہے۔

عارف وہ ہے جو سلوک کے بڑے اور برحق طریقے پر ہمیشہ اور استقلال سے چلے اور ایک لحظہ کے لیے بھی اُس کو نہ چھوڑے۔ صوفی وہ ہے جو وہمون اور شکون سے دُور رہے۔ اللہ جل شانہ کی ذات و صفات کے بارے مین کہے "لیس کمثلہ شیئٌ" (اُس کے مثل کوئی چیز نہین ہے) اور اُس رب العزت کو یقین کے علم سے جانے۔ تاکہ اُن لوگون کے زمرے سے نکل آئے جو اُس حضرت عزوجل کو ظنی علم سے جانتے ہین اور اُس کا گلا تقلید کی قید سے چھوٹ جائے۔ صوفی وہ ہے جو حضرت رسول مکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور کے طریقے پر نہ ہو۔ اور اُس کے سوا کسی اور چیز کو اپنے حرکات و سکنات کی بنیاد نہ قرار دے۔ صوفی وہ ہے جو اپنے وقتون کو اپنے نفس کے معاملات مین نہین صرف کرتا اس لیے کہ جانتا ہے کہ مدبر حقیقی اللہ جل شانہ ہے۔ اور اپنے معاملات وحالات مین

سوا خدا کے کسی اور چیز پر بھروسا نہین کرتا۔ صوفی وہ ہے جو حتے الامکان خلقت کے ملنے جُلنے سے پرہیز کرتا ہے اِس لیے کہ وہ جس قدر مخلوقات سے ربط وضبط بڑھاتا ہے اُسی قدر اُس کے عیوب کھُلتے جاتے ہین۔ اور امر حقیقت اُس پر پوشیدہ رہ جاتا ہے۔ بعض لوگون سے اگر ملنا جُلنا گوارا کرے تو پھر اِس صورت مین نیک نفس لوگون سے بھی صحبت بڑھائے۔ اِس لیے کہ وارد ہوا ہے "المرء علے دِین خلیلہ" (مرد اپنے دوست کے دین پر ہے) فقیر کا نفس کبریت احمر کے مثل ہے۔ حق چیز کو حق ہی مین صرف کرے۔

جو شخص اپنی باتون۔ اپنے کامون اور اپنے حالات کو ہر وقت قرآن و حدیث کی ترازو مین نہ تولے اور اپنے دل کو ملزم نہ پائے اُس کا نام ہمارے نزدیک مردون کی فہرست مین درج نہین ہوتا۔ جو اپنی آمدنی کو جانتا ہے اُس پر اُس کا صرف کرنا آسان ہے۔ جو شخص اپنے نفس سے ثابت قدم ہوتا ہے دوسرے لوگ بھی اُس کی وجہ سے ثابت قدم رہتے ہین۔ ٹیڑھی شاخ کا سایہ سیدھا کیونکر ہو سکتا ہے؟ فقیر اگر اپنے نفس کو ذلیل و خوار کرے اور شوق ور استبازی کی آگ مین جلے تو خدا کی عنایت سے ثابت قدمی کے میدان مین قدم جما دیتا ہے۔ اور نیکیون کا خزانہ اور خلقت کا مطلوب بن جاتا ہے۔ اور اُس مینہ کے مثل ہو جاتا ہے جو جس جگہ برس جاتا ہے فائدہ پہونچاتا ہے۔ اور ایسے ابر رحمت کے زمانے مین خلقت خدا پر رحمت اور تسلی نازل ہوتی ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ لوگ جھوٹے کی پیروی کرتے ہین اور سچے سے بھاگتے ہین۔

اور مغرور لوگون کے گرد ہجوم کرتے ہین۔ اور جن لوگون کو زمانے نے چھوڑ دیا ہے
اُن سے بھاگتے ہین۔ اِس حالت کو دیکھ کے تو تعجب نہ کر۔ اِس لیے کہ یہی حالت
نفس کی ہے نفس بھی سجی ہوئی کوشک۔ زرنگار قصر۔ اور وسیع ایوان کو پسند
کرتا ہے۔ اور عالی مرتبہ پیر شاندار عمامہ سر پر رکھ کے اور لمبی آستین لٹکا
کے شان و شوکت ظاہر کرتا ہے۔ اِس پردے کے ہٹانے کے لیے تو
اندرونی ہمت کو بلند کر نہ نفس کی ہمت کو۔ اور اپنے نفس سے خطاب کر کے
پوچھ کہ اگر تو ایک طرف رسول اکرم اور نبی معظم و مکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اِس
شان سے بوریے پر بیٹھا ہوا دیکھے کہ چٹائی کے نشان آپ کے جسم مطہر مین
نبے ہوئے ہین آپ کے اہل بیت رضوان اللہ وسلامہ علیہم فقر و فاقہ مین مبتلا
ہین اور نوکرون چاکرون کا کہین پتہ نہین ہے۔ اور دوسری طرف تو کسرائے
عجم کو دیکھے کہ مرصع تخت پر شان و شوکت سے بیٹھا ہوا ہے جس مین بیش قیمت
موتی لگے ہین۔ اُس کے اہل و عیال رنگ رلیان منا رہے ہین اور خدم و
حشم کا ہر طرف ہجوم ہے۔ تو اِن دونون مین سے تو کس کی طرف رُخ کرے گا
اور کس کا ساتھ دے گا۔ اگر اللہ جل شانہ تیرے نفس کو توفیق دے تو تو
یقیناً حضرت رسالت (صلعم) اور آپ کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کو دوست
رکھے گا۔ اپنے دل کی ہمت کو اہل بیت نبوی کی حالت مین پہونچا تا کہ تو
اللہ جل شانہ کے گروہ مین شمار کیا جائے۔ چنانچہ قرآن پاک مین ارشاد
ہوا ہے ”الا اِنّ حزب اللہ ہم المفلحون“۔ (آگاہ ہو جاؤ کہ جو اللہ کے گروہ والے
ہین اُنھین کے لیے فلاح ہے) اور خبردار کبھی اپنی بے نفسی کی طرف نہ دیکھ۔

اس لیے کہ جو بھوک بغیر معرفت اور بغیر آداب محمدی (صلعم) کے ہو وہ تو کتون کی ایک صفت ہے۔ اپنی قدر و منزلت کو آداب محمدی کے ذریعے سے پہونچے ہوئے لوگون کے اعلے مرتبون تک پہونچا۔ اور اعمال خیر کے دکھانے اور خودی و خودنمائی کے جذبات کو اپنی ذات سے نکال کے پھینک دے۔ اس لیے کہ یہ چیز منجملہ شیطان کے جذبات کے ہے اور خدا کا خاص بندہ بن تاکہ قربت کے درجے کو پہونچے "وکفی باللہ ولیا" (اور دوستی چاہتے ہو تو اللہ کافی ہے) اس زمانے کے لوگ جادوگری کیمیا گری۔ وحدت کا نام لینے۔ زیادہ باتین بنانے۔ اور جھوٹے دعوے کرنے کے ذریعے سے اپنی گردن اونچی کرتے ہین۔ خبردار ایسے لوگون کے پاس نہ پھٹکنا۔ اس لیے کہ وہ اپنے پیرؤن اور اپنے پاس والون کو دوزخ اور غضب الٰہی کی طرف کھینچے لیے جاتے ہین۔ اور خدا کے دین مین ایسی چیز داخل کر رہے ہین جو اُس مین نہین ہے۔ وہ لوگ ہماری جماعت مین یعنے خرقہ پوشون کے گروہ سے ہین۔ تو اُنھین دیکھے تو سمجھے گا کہ اُن کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اور وہ خدا کے مقرب لوگون مین ہین۔ اگر اُن مین سے کسی کو تو دیکھے تو فوراً اُس سے بھاگ۔ خدا کے پاس جا کے پناہ لے۔ اور کہہ "یالیت بینی وبینہ بُعد المشرقین" (کاش مجھ مین اور تجھ مین مشرق و مغرب کا فرق ہوتا) اگر کوئی جاہل شخص تجھے ہاتھ پکڑ کے اِس گروہ سے الگ لے جائے اور کہے کہ ذکر الٰہی مین مشغول رہ اور قرآن و حدیث کی پابندی کر۔ تو وہ اُن تمام جھوٹے دعوے کرنے والون سے اچھا ہے۔ جو

آپ کو خرقہ پوش بنائے ہوئے ہین۔ اُن سے اس طرح بھاگ جس طرح لوگ غضب آلود شیر سے یا کوڑھی سے بھاگتے ہین۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ بہت سے لوگ حضرت فخر کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کرتے تھے کہ نیکی کیا ہے؟ مگر مین یہ پوچھتا تھا کہ بُرائی کیا چیز ہے اِس اندیشے سے کہ کہین اُس مین مبتلا نہ ہو جاؤن اسی بنیاد پر مین نے عرض کیا "یارسول اللہ صلعم ہم لوگ جہالت اور بدکاری مین مبتلا تھے۔ اور حق سبحانہ تعالے نے اِس روشن دین اسلام کو نیکی کے ساتھ ظاہر فرمایا۔ کیا اس نیکی کے بعد پھر ہمین بُرائی سے سابقہ پڑے گا؟" ارشاد ہوا "ہان" مین نے عرض کیا "پھر اُس بُرائی کے بعد نیکی ظاہر ہوگی؟" فرمایا "نعم وفیہ دخن" یعنے (ہان۔ اور اُسی نیکی سے اُس بُرائی کی خرابی اور شومی ظاہر ہوگی) مین نے عرض کیا "اس کی شومی کیا ہے؟" ارشاد ہوا "قوم یھدون بغیر ہدی تعرف منھم وتنکر" یعنے (ایک ایسا گروہ پیدا ہوگا جو لوگ گمراہی کی طرف رہبری کرین گے۔ آپ کو راہ راست پر دکھائین گے حالانکہ ایسے ہون گے نہین) مین نے دریافت کیا "کیا اِس کے بعد بھی بُرائی کا ظہور ہوگا؟" ارشاد ہوا "ہان دعاۃ علے ابواب جہنم من اجابھم قذفوہ فیھا" یعنے (ایک ایسی جماعت ہوگی جو لوگون کو دوزخ کے دروازون کی طرف بلائے گی۔ اور جو کوئی شخص اُن کی پیروی کرے گا اُسے فوراً دوزخ مین ڈھکیل دین گے) مین نے کہا "یارسول اللہ مجھے اُن کا پتہ بتا دیجیے" ارشاد ہوا کہ "ہم من جلدتنا یتکلمون بالسنتنا" یعنے (وہ لوگ

ہمارے لباس مین ظاہر ہو کے ہماری ہی زبان مین گفتگو کرین گے" مین نے عرض کیا "مین اُس زمانے مین اگر موجود ہون تو مجھے کیا کرنا چاہیے ؟" ارشاد ہوا "تم مسلمانون کی جماعت اور اُن کے امام کا ساتھ نہ چھوڑنا" مین نے عرض کیا "اگر اِن لوگون کی جماعت نہ ہو اور اُن کا کوئی امام بھی نہ ہو تو کیا کرون ؟" فرمایا "تو تو اِن سب فرقون سے علیحدگی اختیار کر۔ اگرچہ یہان تک نوبت پہونچ جائے کہ مارے بھوک کے تو کسی درخت کی جڑ کو چوستا اور چاٹتا ہو۔ اور اِسی حالت مین تیرا دم نکل جائے" یہ وصیت ہے ہمارے پیغمبر امین ہمارے سردار۔ اور سردار عالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی اِس کو یاد رکھ اور اِس پر عمل کر۔

اور خبردار راستہ بتانے مین بُخل نہ کر۔ مطلب یہ کہ اگر کوئی تجھ سے سیدھی راہ پوچھے تو اُس کے سوال کو ہرگز رد نہ کر۔ اِس لیے کہ ایسی روش سے خدا اور بندگان خدا کے ساتھ بے ادبی ہوتی ہے۔ اِس چال کی بنا ہی ذلت و خواری پر پڑی ہے۔ چنانچہ اگلے زمانے کے لوگون نے اپنے آپ کو ذلیل و حقیر کیا اور خدا تعالے نے اُنھین معزز بنا دیا۔ اُنھون نے اپنے تئین فقیر کہا اور اللہ جل شانہ نے اپنے کرم سے اُنھین تمام لوگون سے زیادہ دولتمند کر دیا۔ اور ایسے لوگون کی صحبت سے پرہیز کر جو بزرگون کے کلام کی تو ہمیشہ تاویل کیا کرتے ہین مگر اُن کی جانب منسوب ہونے کے اوپر اور نیز اُن کی حکایتون پر نازان ہین۔ وجہ یہ کہ اُن کہانیون مین بہت سی ایسی ہین جو جھوٹ اور افترا ہین۔ اور سوا اِس کے نہین کہا جا سکتا کہ وہ کہانیان

مخلوقات پر خدا کا ایک قسم کا عذاب ہین- جب اُنھون نے امرِ حق کو نہ جانا اور نیکی کی اُنھین حرص ہوئی تو خدا ے عزوجل نے اُنھین بے عقل لوگون کے ہاتھ مین مبتلا کر دیا- اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثون مین جنھین نبوت کی پاکیزگی حاصل ہے اُنھون نے فرقہ ہاے مرغبہ [ع] (ترغیب کرنے والون) مرتبہ (ترتیب کرنے والون یعنے عذاب الٰہی سے ڈرانے والون) غامضہ (چشم پوشی کرنے والون) اور ظاہرہ (یعنے اہل ظاہر اور محض ظاہری الفاظ حدیث پر چلنے والون) کی طرح افترا پردازیان کین- اور حضرت رب العزت نے بعض اہل بدعت اور گمراہون کو اس کام پر مسلط کیا ہے کہ جھوٹ بولین اور بزرگون کے کلام مین افترا پردازیان کرین- اُنھون نے اُن کے کلام مین

ع- پہلے دو فرقون یعنی مرغبہ و مرتبہ سے غالباً حضرت شیخ سید احمد رفاعی قدس سرہ العزیز کی مراد واعظین سے ہے- جو ترغیب و ترہیب کی طرف جھکتے ہین تو ہر طرح کی ضعیف و موضوع روایات بلکہ بے بنیاد کہانیان بیان کرنے لگتے ہین غامضہ سے شاید وہ علما مُراد ہین جو لوگون کو بگڑتے اور ضلالت مین پھنستے دیکھتے ہین اور چشم پوشی کرتے ہین- اور جنھین مداہنت کا الزام دیا جاتا ہے اور ظاہرہ سے ظاہر یہ فرقہ والے اہل حدیث مطلب ہین- جو حدیث کے ظاہری الفاظ کے ایسے گرویدہ ہین کہ ضروری اور فطری قیاسات سے بھی بھاگتے ہین- مثلاً کسی جگہ پیشاب کرنے کی ممانعت آئی ہو تو کہتے ہین کہ وہان صرف پیشاب ہی منع ہے- پیخانہ وہان پھرے تو مضائقہ نہین- واللہ اعلم بالصواب-

ناظم العرفان

ایسی ایسی باتون کو داخل کر دیا ہے۔ جن کی خود اُنھین خبر بھی نہ تھی۔ بعض لوگون نے اُن کی پیروی کی اور سب سے بدتر گناہون مین مبتلا ہو گئے۔ خبردار ایسے لوگون سے بھاگ۔ اور اعلے مراتب حاصل کرنے کے لیے حضرت پیغمبر ذی شان علیہ الصلوۃ والسلام کے دامن کو پکڑ۔ اور شرع شریف کو نظر کے سامنے رکھ۔ اجماع اُمت کی عام سڑک تجھ پر آشکارا ہے۔ اور اہل سُنت کے گروہ سے جو کہ مسلمانون مین نجات پانے والا فرقہ ہے دور نہ ہو۔ اور خدا کے حکمون کو مضبوط پکڑ۔ اور سوا اِن کے ہر چیز کو چھوڑ دے۔ اور میری باتون کو دل مین یاد رکھ۔

فلیتک تحلو والحیاۃ مریرۃٌ ولیتک ترضی والانام غضاب

(اے خدا) تجھ مین حلاوت ہوتی زندگی چاہے تلخ کیون نہ ہوتی۔ اور تو راضی ہوتا اور ساری خلقت چاہے برہم ہی ہوتی۔

ولیت الذی بینی وبینک عامرٌ وبینی وبین العالمین خراب

اور وہ وسعت جو میرے تیرے درمیان ہے آباد ہوتی۔ اور میرے اور سارے عالم کے درمیان جتنی وسعت ہے وہ سب چاہے اُجاڑ پڑی ہوتی۔

اذا صح منک الود فالکل ہیّنٌ وکل الذی فوق التراب تراب

جب تیری دوستی صحیح ثابت ہو جائے تو سب چیزین ہیچ ہین۔ اور خاک کے اوپر جو کچھ ہے سب خاک ہے۔

مشائخ کی پاک دامنی وعصمت کا اعتقاد اُس طرح نہ کر جس طرح

لوگ کرتے ہین جنھین اُن کی نسبت غلو ہے۔ اور جو چیز تیرے اور خداوند
جل وعلا کے درمیان ہو اُس کے بارے مین مشائخ پہ بھروسہ نہ کر۔
اِس لیے کہ اللہ جل شانہ بڑا غیرت والا ہے۔ اور نہین چاہتا ہے کہ
اُس کے اور بندے کے درمیان مین کوئی اور آجائے۔ مشائخ (خدا
اُن سے راضی ہو اور وہ اُس سے راضی ہون) صرف طریقت کے رہنما
ہین جن سے رسول اللہ صلعم کے حالات دریافت کیے جاتے ہین۔ اور ہم
اُس حضرت رب العزت کی درگاہ مین عجز و زاری سے عرض کرتے ہین کہ
اُن سے راضی رہے۔ یہ اُمید لگاکے کہ وہ پروردگار عالمین اپنے خاص
بندون کو شرمندہ نہ کرے۔ اِس لیے کہ وہ سب بڑون سے بڑا ہے
خود فروشی کو چھوڑ۔ اور سر تسلیم جھکانے کی وضع اختیار کر۔ اور اگر
لوگون کو تو خود فروشی کرتے دیکھے تو اپنے تئین اُن سے الگ کرلے۔
اِس لیے کہ حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ”اِذَا
رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَاْيٍ بِرَاْيِهِ فَعَلَيْكَ بِخُوَيْصَّةِ
نَفْسِكَ یعنے (جب تو ایسی حرص دیکھے جس کے لوگ بندے ہون۔
ایسی خواہش نفس دیکھے جو لوگون پر حکومت کرتی ہو۔ اور ہر راے والا
اپنی راے پر ناز کررہا ہو تو خبردار تو سب سے علحدہ ہو کے تن
تنہا بیٹھ رہ)۔

اپنے اخلاق کو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے مطابق
کر۔ جو حسب ذیل ہین:۔ ”عادات مین نرمی۔ مذاق نیک۔ نہایت

بُردبار- بڑا معاف کرنے والا- سچّا- جوان مرد- نرم دل- ہنس مُکھ- برداشت کرنے والا- مُنکسر مزاج- خاطرداشت کرنے والا- صحبت کا لحاظ رکھنے والا مسلسل غم مین اور ہمیشہ سوچ مین رہنے والا- ساکت وصامت- مصیبتون پر صبر کرنے والا- اللہ پہ بھروسہ رکھنے اور اُس سے مدد چاہنے والا- فقیرون اور ضعیفون کا دوست- اور حرام باتون پر برہم ہوجانے والا جو کچہ مِل جاے کھالے- اور جو چیز کھو گئی ہو اُس کے لیے غمگین نہ ہو- تکیہ لگا کے کھانا نہ کھا- کپڑے سخت اور موٹے پہن تاکہ دولتمند لوگ تیری پیروی کرین- اور نئے کپڑے پہن کے محتاجون کا دل نہ دُکھا- عقیق کی انگوٹھی اُنگلی مین پہن- اور سخت بچھونے پر سو اور یا چٹائی پر یا کھُلی زمین پر سُو- اور طور طریق- بات چیت اور حالات و افعال مین سُنّت حضرت رسالت پر استقلال سے قائم رہ- اچھے کو اچھا- اور بُرے کو بُرا کہہ- اور بغیر ذکرِ الٰہی کے نہ بیٹھ اور نہ اُٹھ- تیری محفل حلم- علم- حیا- اور امانت کی صحبت ہو- اور تیرے پاس اُٹھنے بیٹھنے والے چاہیے کہ فقیر اور محتاج لوگ ہون- اپنا چال چلن نہ بگاڑ اور زنانی نہ بن- کسی کی مذمت کر- اور نہ ثواب کی بات کے سوا کوئی بات زبان سے نکال- اپنے ہر ہم صحبت کو اُس کا حق دے- اپنے پاس لوگون کا ہجوم نہ کر- اور لوگون سے پرہیز اور علیحدگی اختیار کر- اور کسی سے بھی اپنا ہنستا ہوا چہرہ نہ چھپا اور کسی کے ساتھ وہ بات نہ کر جس سے اُسے نفرت ہو- اپنی زبان اور اپنے کان کو بُری بات کے کہنے اور سُننے سے بچا- خدمتگار سے ڈانٹ ڈپٹ کر

اور جو تجھ سے سوال کرے اُس کو نہ پھیر۔ اگر کچھ پاس نہ ہو تو میٹھی باتون سے اُس کا دل اپنے ہاتھ مین لے۔ اگر دو مختلف کامون کے کرنے مین تجھے تردد ہو تو جو سب سے آسان نظر آئے اور اُس مین گناہ نہ ہو اُسے اختیار کر۔ دعوت کو قبول کر۔ اور دوستون اور بھائیون کی تلاش مین رہ۔ جو تجھے ستائے اُسے معاف کر دے۔ بُرائی کا مقابلہ بُرائی سے نہ کر۔ راتون کو اللہ جلشانہ کی درگاہ مین زاری کر۔ اور خدائے وحدہ لاشریک سے خوش رہ۔ وکفی باللہ ولیا۔

ہمارے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے "جس کسی نے اپنے نفس کو حقیر دیکھا وہ استقامت کے درجے کو پہونچ گیا" نیز یہ بھی فرمایا ہے کہ "پاکبازی کے چار رُکن ہین۔ عادات واطوار کا اچھا ہونا۔ تواضع یعنے انکسار۔ جوانمردی۔ اور اپنے نیک نفس کی مخالفت" یہ بھی ارشاد فرماتے ہین کہ "انکسار سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور تھوڑے پر قناعت کرنے سے آرام ملتا ہے" اور فرمایا ہے کہ "اچھا آدمی وہ ہے جو ہوشیار دانا۔ اور لوگون کے معاملے مین جان بوجھ کے غفلت کرنے والا ہو" اور فرماتے ہین "علم وہ ہے جو فائدہ پہونچائے۔ فقیری مین اپنے نفس کو ایک بہادر شخص تصور کر تاکہ تجھ مین استقلال پیدا ہو۔ اور پاکبازی کے اصول کو مضبوطی سے اختیار کر تاکہ تیرا شمار پاکبازون مین ہو۔ انکسار اور قناعت کر تاکہ تو لوگون مین ہر دل عزیز ہو۔ اور مکروہات زمانہ مین تجھے آرام ملے اور سب چیزون کو بُھلا دے تاکہ تو اچھا ہو جائے۔ اور علمون مین

سے اُس علم کو اختیار کر جو بارگاہ الٰہی مین نفع پہونچائے۔ اِس لیے کہ تیری
یہ دُنیا صرف خیالی ہے۔ اور یہ جو کچھ ہے مِٹ جانے والا ہے۔ اور تمام
حالات مین ردّ و بدل کرنے والا اللہ جل شانہ ہے۔ (ترجمۂ اشعار)
اے وہ شخص جس کی سانسین گنی ہوئی ہین۔ ضرور ہے کہ ایک دن یہ گنتی
پوری ہو جائے گی۔ ضرور ہے کہ کوئی دن ایسا آئے جس کے بعد رات نہ
ہو۔ اور کوئی رات ایسی آئے جس کی صبح نہ ہو۔

اللہ تعالے نے اپنے ولیون کو اپنے گنبد کے نیچے پوشیدگی کا لباس
پہنایا ہے۔ اور اپنے سوا تمام چیزین اُن کی نظر سے چھپا دی ہین۔ اِس کا بھی
مطلب یہ ہے کہ مخلوقات کی نسبت اپنا گمان اچھا رکھا جائے۔ یہ ہرگز
نہ کر کہ کسی کے خلاف شرعی دلیلین قائم کرتے وقت تو اُس کی جانب
بدگمانی کرے۔ خدا کی شریعت کا پابند رہ۔ اور نفسانیت اور خودغرضی کو
چھوڑ دے۔ بلکہ ہر کام کو خلوص نیت کے ساتھ کر۔ کیونکہ نفسانیت ایک
دل کا مرض ہے۔ اور جس چیز کو شریعت نے بُرا کہا ہے اُسے تو بھی بُرا کہہ اور
جسے شریعت نے اچھا بتایا ہے اُسے تو بھی اچھا بتا۔ اور اپنے قول و فعل سے
سوا رضامندی الٰہی کے اور کسی چیز کو ظاہر نہ کر۔ جب تک شرع کی دلیل سے
ثابت نہ ہو جائے خدا کے بندون پر بدگمانی نہ کر بلکہ ہر شخص کی نسبت اچھا ہی
گمان رکھ۔ چونکہ جناب باری عز اسمہ اپنے بندون کی پوشیدہ باتون کو جانتا
اور نہین ظاہر کرتا ہے جیسا کہ وارد ہوا ہے "ولکل وجہۃ ہو مولیہا" (ہر طریقہ
کا وہی والی ہے) لہذا تجھے چاہیے کہ سردار انبیاء صلوات اللہ سلامہ علیہ کی روش

شریعت کے دلائل کی طرف توجہ کرے "وکفیٰ بربک ہادیاً ونصیراً" (تجھے ہدایت کرنے اور تیری مدد کرنے کے لیے اللہ کافی ہے) عقل ہر چیز کو سمجھ کے ذریعے سے قبول کرتی ہے۔ اور جو ذات کہ سمجھ سے باہر ہے اُس کے سوا اور کسی چیز کے ماننے سے انکار کرتی ہے۔ لہٰذا اپنی ہمّت کو تو دل سے وابستہ رکھ۔ اور اپنی دانائی کو عقل سے تاکہ تجھے کامیابی حاصل ہو۔ ہاتھ میں ایک رگ ہے جو دل سے ملی ہوئی ہے۔ دُنیا کی کوئی چیز انسان ہاتھ سے لیتا ہے تو اُس کی دل پر جا پہونچتی ہے۔ اور یہ ایک بہت بڑی اور خطرناک آفت ہے جس سے لوگ واقف نہیں ہیں۔ فخر کائنات حضرت رسول مکرم علیہ التحیات نے فرمایا ہے "حب الدنیا راس کل خطیئۃ" (دُنیا کی محبت سارے گناہوں کی جڑ ہے) لہٰذا تو دُنیا سے بچ اور اُس کی لذتوں سے دُور رہ۔ خبردار رات کو جانوروں کی طرح نہ سو۔ رات میں چونکہ اللہ جل شانہ کی تجلیاں ہوتی ہیں اور اُس کے نور کی نسیم چلتی ہوتی ہے اِس لیے شب زندہ داری کرنے والے اُسے غنیمت خیال کرتے ہیں۔ اور سونے والے اُس کی برکتوں سے محروم رہتے ہیں۔ اور اُس مغرور عیش سے جو خواب شیریں کے مزے لُوٹتا اور خدا کی جانب سے بے پروا ہو جاتا ہے کہہ دے کہ (اشعار کا ترجمہ)

اے رات کو سونے والے اور لذتِ خواب کے مبتلا۔ یہ نیند بیداری کے ہاتھ میں رہن ہے۔ چاہے تو اُسے بھول جائے مگر وہ تجھے نہیں بھولتا جو زمانے کا پلٹنے اور طرح طرح کے انقلابات کرنے والا ہے۔ مشاہدے سے عبارت وہ قربت باری تعالے ہے جس کے ساتھ علم الیقین

اور حق الیقین ہو۔ اور جس شخص کو خدا ے تعالے نے دوری اور غفلت سے بچایا ہے۔ اُس نے علم الیقین کے ساتھ خدا کی قربت حاصل کی۔ اور حق الیقین کے یہ معنے ہین کہ "اعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک" خدا کی اس طرح پرستش کر کہ گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے۔ اور اگر تو اُسے نہ دیکھتا ہو تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ تو بس شہود کے مرتبہ کا حاصل ہونا اسی سے عبارت ہے۔ اور شہود اس کے سوا اور کوئی چیز نہین ہے۔ ورنہ لغوی معنون پر اس دُنیا مین مخلوق خدا کے لیے خدا کا دیکھنا ٹھیک نہین ثابت ہوتا۔ اور مشاہدۂ جمال باری کے بارے مین لغوی اور معنوی دونون حیثیتون سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ تیرے لیے کافی ہے۔ جمال باری عز اسمہ کا جلوہ دیکھنا صرف صاحب توسین (حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ مخصوص ہے۔ مگر اس مین بھی اختلاف ہے اور مگر اس مین بھی اختلاف ہے کہ یہ جلوہ آپنے انھین آنکھون سے دیکھا یا دل کی آنکھون سے۔ اور اس امر مین حضرت رسول آخر الزمان علیہ السلام کو خصوصیت حاصل ہونا اہل دل لوگون کے نزدیک یقینی اور آشکارا ہے۔ تو خداوند عز وجل کی قربت حاصل کرنے کے لیے تو اپنے نفس کو ویسا ہی ادب سکھا اور ویسا ہی مہذب بنا جیسا کہ خود خدا تعالے کی مرضی کے موافق ہو۔ اس لیے کہ اِس طرح تیرا شمار بھی مقربان بارگاہ صمدیت مین ہوگا۔ چنانچہ مشہور ہے کہ "لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل" میرا بندہ ہمیشہ نفل عباداتون کے ذریعہ سے مجھسے قربت حاصل کرتا ہے اور حدیث شریف مین وارد ہے

"ہُدیٰ اللہ ہو الہدیٰ" اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے "وکفیٰ باللہ ولیا"
(اور دوست چاہتے ہو تو اللہ کافی ہے)۔
اگر اِس فن کا کوئی اُستاد ملے تو اُس کا شاگرد ہو جا۔ اور اگر وہ چومنے کے لیے اپنا ہاتھ تیری طرف بڑھائے تو تو اُس کا پاؤن چوم۔ اور تو اُس کے پیچھے پیچھے رہ۔ اِس لیے کہ پہلی چوٹ سر ہی پر آتی ہے۔ اگر کوئی ظالم تجھ پر ظلم کرے اور تو انتقام لینے کی کوئی تدبیر نہ کر سکتا ہو تو اس صورت مین تو چارو ناچار درگاہ خداوندی مین التجا کر سکتا ہے پس اپنے دل کو تُو ماسوے اللہ سے پھیر۔ اور اپنی اُمیدون کو اُس رب العزت کی درگاہ مین پیش کر۔ اور اپنا کام اُسی کے سپرد کردے۔ تاکہ وہ تیری مدد کرے اور تیرے لیے ایسی کارسازی کرے جو تیرے خیال مین بھی نہ گزری ہو۔ سر تسلیم جھکانا اور صدق دل سے التجا کرنا اِسی سے عبارت ہے۔ رضائے باری کی طرف اپنی ہمت کو خدا کی مرضی و مشیت کے مطابق متوجہ کر جیسا کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کیا جبکہ ہارون رشید (خدا اُس کے گناہون کو معاف کرے) آپ کو باندھ کے مدینۂ منورہ سے بغداد لے گیا اور قیدخانے مین ڈال دیا۔ یہان تک کہ آپنے اُسی قید مین زہر کے ذریعے سے جام شہادت پیا۔ قیدخانے سے آپ کا جنازہ نکلا۔ اور مرتے دم تک آپ نے رضائے الٰہی سے مُنہ نہین پھیرا تھا۔ لہٰذا یہ وہ مرتبہ تھا جسے فوز عظیم کہتے ہین۔ جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا۔ اور نہ کسی کے دل مین گزرا ہے "انما یوفّی الصابرون اجرہُم بغیر حساب" (صبر

کرنے والون کو اللہ اُن کا اجر بے حساب عطا فرمائے گا) اور ائمہ اہل بیت کرام علیہم السلام باوجود بزرگی اور اعلے مرتبہ رکھنے کے خالص مرضی الٰہی پر راضی وصابر رہے۔

کہتے ہین کہ عبدالملک بن مروان جو بنی اُمیہ مین سے تھا حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام کو ہاتھ پاؤن اور گلے مین طوق وسلاسل ڈالکے مدینۂ منوّرہ سے شام مین لایا تھا۔ اِس حالت مین زہری رحمۃ اللہ علیہ آپ کے رخصت کرنے کو آگے روئے اور کہا " اے فرزند رسول اللہ اور اے جگر گوشۂ جناب زہرا آرزو تھی کہ آپ کے عوض میرے ہاتھ پاؤن مین زنجیرین ہوتین"۔ جناب امام زین العابدین نے فرمایا "کیا تم خیال کرتے ہو کہ اِس حالت مین مجھے تکلیف ہے؟ اگر مین چاہتا تو اِن اُمور مین سے کوئی بات بھی ظہور مین نہ آتی۔ مگر مین صرف اتنا چاہتا ہون کہ خدا کے عذاب کو نہ بھولون"۔ یہ فرماتے ہی آپ نے اپنے ہاتھ پاؤن کو زنجیرون مین سے چھڑا کے دکھا دیا اور پھر خود ہی وہ زنجیرین پہن لین یہ دیکھ کے زہری رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہوا کہ جناب زین العابدین رضی اللہ عنہ رضاے الٰہی اور تسلیم محض کے مرتبے کو پہونچ گئے ہین۔ اور آپ کو "فوز عظیم" کی منزلت حاصل ہے جس کو معلوم کر کے زہری رضی اللہ عنہ کے دل کو چین آیا۔ اور اُن کا نفس اذیت سے چھوٹ گیا۔ اگر تو رضا کے مرتبے کو پہونچ سکتا ہو جو سب سے اعلے مرتبہ ہے تو اپنے نفس کو تول۔ اور اِس کے قابل بنا۔ ورنہ دوسرے مرتبے مین اُتر کہ جس سے "خلوص التجا" عبادت ہے۔ اور جس مین یہ کرنا ہوتا ہے کہ

کہ تدبیر، طاقت، قدرت اور اپنے تمام جزئی و کلی معاملات سے کلیتہً قطع امید کر کے خدا پر بھروسہ کر لیا جائے۔ اور خداوند عزوجل تیرے ارادے اور تیری تدبیر سے زیادہ اپنی مدد اور قدرت سے تیرے کام کو سدھار دے گا۔ "وکفیٰ باللہ نصیرا" (اور مددگاری کے لیے اللہ بس ہے)۔

اگر تو خداوند جل و علا کی طرف دوڑتا اور اُس کی درگاہ مین التجا کرتا ہے تو اِس بارے مین حضرت حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ قرار دے۔ اور جہان تک ممکن ہو زیادہ تر درود و سلام کو ورد زبان کر۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سُنت پر عمل کر کے بارگاہ ایزدی کے دروازے پر کھڑا رہ۔ اور اُسی حضرت رب العزت پر بھروسہ کر کے ہر چیز کو اُس سے مانگ۔ اور اگر تیرے سامنے دروازے بند ہون تو کھولنے والے کا اُمیدوار رہ۔ اگر بندے کسی راہ کو بند کر دین تو صرف خدائے عزوجل اپنی ربوبیت اور اُلوہیت سے اُسے کھول دے گا۔ اُس کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو۔ اور اُس کی روح سے مایوس نہ ہو۔ اپنے آپ کو اُسی سے ملا دے "وکفیٰ باللہ ولیا"۔ (اور دوستی کے لیے اللہ کافی ہے)۔

تمام حالات پر صرف حضرت رب العزت کی توفیق پر بھروسا کرنا واجب ہے۔ غم و تکلیف کو حاسد کے لیے چھوڑ دے۔ اِس لیے کہ اُس کی تکلیف ہی اُس کے لیے کافی ہے۔ اور بے وقوف کی طرفداری سے دست بردار ہو کیونکہ اگر تو اِس سے باز نہ آیا تو اُس کے رنج مین تو بھی مبتلا ہو جائے گا۔ عقلمندون کی صحبت کا رُخ کر اور دانائی کی بات کو تو جہان دیکھے اختیار کر لے

اِس لیے کہ دانائی کی بات اگر دیوار پر لکھی ہو تو بھی عقلمند آدمی اُسے لے لیتا ہے
اور یہ نہیں پوچھتا کہ کس نے اِسے کہا اور کس سے مروی ہے۔ یا کس کافر
سے سُنی گئی ہے۔ یہ جہان عبرت کے لیے پیدا ہوا ہے۔ اور عقلمند آدمی دُنیا
کی ہر چیز سے عبرت پکڑتا ہے۔ عبرت کو جہان ملے تو اپنی عقل کی قوت سے
لے لے۔ اور اِس کو نہ دیکھ کہ کہان سے ملی ہے۔ خبردار دُنیا دارون کے پاس
نہ جا۔ اُس لیے کہ اُن کی قربت سے آدمی کا دل سخت ہو جاتا ہے۔ اُن کے
آگے سر جھکانے سے اللہ جل شانہ غضب آلود ہوتا ہے۔ اور اُن کی تعظیم و
تکریم سے گناہ بڑھتے ہین۔ فقیرون کا دوست بن اور اُن سے صحبت رکھ
اور پوری تعظیم و تکریم کے ساتھ اُن کی خدمتگزاری مین مشغول رہ۔ اور اگر
اُن مین سے کوئی تیرے پاس آئے تو فوراً کھڑے ہو کے اُس کی تعظیم کر۔
اور تیری خدمتگزاری کو اگر فقرا پسند کرین تو اُن سے دعاے خیر کی خواہش
کر۔ اور کوشش کر کہ اُن کے دلون مین تو اپنا گھر آباد کرے۔ اِس لیے کہ
فقیرون کے دل رحمت الٰہی کی جگہ ہین۔ اور بشری خود پرستیون سے اپنے
دل کو پاک کر۔ اور جو کوئی تجھ پر کوئی حق رکھتا ہو یا تو اُس پر کوئی حق رکھتا ہو تو
اُس کے ساتھ ایسا اچھا اخلاقی برتاؤ کر کہ وہ تیرا حق دیوے اور تو بھی اُس کا
حق ادا کر دے۔ اور اگر ہو سکے تو اپنے حق کو قربان کر دے۔ اور اُس کے
معاوضے کو خدا سے مانگ۔ اور لوگون مین ادب کے ساتھ رہ۔ اِس لیے
کہ آدمیون کے ساتھ با ادب رہنا ویسا ہی ہے جیسے کہ خدا کے ساتھ با ادب
رہنا۔ خود بینی۔ نسب پر ناز کرنے اور اپنے لائق و فائق کے خیال سے کلیتہً توبہ کر۔

اس لیے کہ اگر کوئی عمل مین رہ جائے تو نسب اُسے نہین بچاتا۔

پیغمبر صلعم کے صلۂ رحم کو بجالا۔ اور آپکے اہل بیت کی تعظیم وتکریم کر۔ اِس لیے کہ آ
احسان کا طوق ہمارے گلے مین ہے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے "قُل لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَ
فِی الْقُرْبیٰ" (کہہ دے اے محمد اس کا تمسے مین کوئی اجر نہین چاہتا مگر قرابت دارون کے ساتھ دوستی کرنا) ا
آنحضرت صلعم کے تمام اصحاب کی محبت کو دلمین محفوظ رکھ۔ اِسلیے کہ وہ ہدایت کے چراغ اور رہنمائی کے تا
ہین۔ چنانچہ حدیث مین آیا ہے "اصحابی کالنجوم بایّھم اقتدیتم اھتدیتم" (میرے صحابہ مثل تا
کے ہین ان مین سے جسکی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے) خدا سے ڈر۔ کیونکہ اصل
حکمت اللہ کا خوف ہے۔ چاہیے کہ تو خدا تعالی سے ڈرتا رہے۔ کیونکہ وہ نیکی کا مجم
یہ ہے نصیحت میری تجھے۔

اے بھائی۔ جان لے کہ تعلیم نے مجھے مدہوش کردیا ہے۔ مینے زمانے اور اہل زما
آزمایا۔ اپنے نفس کے ساتھ مجاہدہ کیا۔ شرع شریف کی خدمت کی۔ اہل صفا کی صحبت
فائدہ اُٹھایا۔ میری نصیحت کو قبول کر کیونکہ یہ اُس خلوص محبت سے نکلی ہے جو مجھے تیرے ساتھ
بہت سے سننے والے کہنے والے سے زیادہ دانا بھی ہوتے ہین۔

اے عبد السمیع۔ میری نصیحت پر عمل کر۔ اور مجھے کوئی بہت بڑا شخص خیال کر
کوئی تجھ سے کہے کہ خدا کی خدائی مین مجھ سے یعنی بیچارے اُحمد سے بھی زیادہ کوئی
ونا توان موجود ہے تو اُس کا اعتبار نہ کر۔ لیکن مین کہتا ہون کہ "اللہ مجھ پر ا
تجھ پر راستہ آسان کرے۔ اور ہمین اور تجھے اور مسلمانونکو برگزیدہ نیکون
صاحب خلوص اچھون۔ اور اللہ ورسول کے دوستون مین شامل کرے۔ اور ر
اللہ کی دوستی بس ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔